یازدہ رسائل

رموزِ معرفت اور عشقِ حقیقی سے متعلق شہکار رسائل

از تصنیفات وافادات

قطب الاقطاب حضرت سیّد محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

مترجم

مولانا قاضی احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہٗ

سیرت فاؤنڈیشن
۸۵۵-این، سمن آباد، لاہور

یازدہ رسائل

رموزِ معرفت اور عشقِ حقیقی سے متعلق شہکار رسائل

○

از تصنیفات وافادات

قطب الاقطاب حضرت سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

○

مُترجم

مولانا قاضی احمد عبد الصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہٗ

سیرت فاؤنڈیشن

۸۵۵ این، سمن آباد - لاہور

فون: ۷۵۶۰۸۸۲

نام کتاب : یازدہ رسائل (اردو ترجمہ)
مصنف : حضرت خواجہ قطب الاقطاب سیّد محمد حسینی گیسودراز قدس سرہ
مترجم : حضرت مولانا قاضی احمد عبدالصمد فاروقی قادری چشتی ”
ناشر : سیرت فاؤنڈیشن ○ لاہور
طابع : کارواں پریس ○ لاہور
اشاعت : ربیع الاول ۱۴۲۴ھ بمطابق مئی ۲۰۰۳ء
تعداد : پانچ سو
قیمت : ۱۸۰/- روپے

بسعی و اہتمام
نصر اقبال قریشی

سیرت فاؤنڈیشن - لاہور فون ۷۷-۶۰۸۸۲

تقسیم کار

- ○ دربار بک شاپ ــــ دربار مارکیٹ، گنج بخش روڈ ــــ لاہور
- ○ المعارف ــــ گنج بخش روڈ ــــ لاہور
- ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ــــ گنج بخش روڈ ــــ لاہور
- ○ ضیاء القرآن پبلی کیشنز ــــ اُردو بازار ــــ لاہور. کراچی
- ○ نظامی کتب خانہ ــــ دربار حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ ــــ پاکپتن شریف
- ○ احمد بک کارپوریشن ــــ اُردو بازار ــــ راولپنڈی

فہرست

ترجمہ یازدہ رسائل

رسالۂ دوم

استقامتہ فی الشریعۃ

بطریق الحقیقت

تصنیف

حضرت سلطان العارفین امام الواصلین سیدؒ محمد حسینی خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ

مترجمہ

مولانا مولوی قاضی احمد عبدالصمد صاحب فاروقی قادری چشتی قدس اللہ سرہ

کے باہر وہی ہے۔ لطف یہ کہ نہ اندر ہے نہ باہر۔ نہ نزدیک نہ دور۔ اس سے' اس کے ساتھ کوئی آ گاہ (باخبر) نہیں۔ سب وہ نہیں۔ وہ سب نہیں۔ هو الكل هو الكل اكل هو كلية الكل وكلية الكلى هو كل كل كل الكلى و كلك و كل كلك هو هو هو لا هو الا هو (وہ کل ہے۔ کل کا کل ہے۔ وہ کل کی کلیت ہے اور کلیت کی کلیت ہے۔ وہ کل کا کل۔ کل کا کلیہ اور تمہارا کل۔ تمہارے کل کا کل وہی وہ ہے وہ نہیں وہ بلکہ وہی ہو) من الله الى الله (اللہ سے اللہ کی طرف) کی سیر اسی سے سمجھ میں آتی ہے کہ کیسی بے انتہا ہے اس کو خوب سمجھ لو۔ اس مرتبہ میں سالک کا یہ گمان ہوتا ہے کہ میں واصل ہو گیا (مل گیا) میری سیر میرا سلوک پورا ہو گیا۔ ایسا نہیں ہے بلکہ شریعت۔ طریقت۔ حقیقت۔ حق الحقیقت۔ حقیقت الحق اور حق ہے۔ شریعت مراد ہے انسان کامل کے قول (کہے ہوئے) سے' طریقت مراد انسان کامل کے فعل (کئے ہوئے) سے۔ حقیقت مراد انسان کامل کی دید (دیکھے ہوئے) سے۔ حقیقت الحقیقت مراد ہے انسان کامل کی بود (ہونے) سے۔ حقیقۃ الحق مراد ہے۔ انسان کامل کی بود بود (ہونے میں ہونے) سے حق عبارت ہے (مراد ہے) بود بود و بود نابود (ہونا میں ہونا نہ ہونے میں ہونا) ہے۔

شریعت وطریقت میں بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ بیان وتحریر کا اندازہ نہیں ہو سکتا۔ ہزارہا کتابیں' لکھوکھا اقوال ہیں۔ اس میں گفتگو کرنا بے ضرورت بات ہے۔ ہاں ہاں جو کچھ حقیقت ہے اس کی ایک دلیل اس کا ایک ثبوت ضرور ہوتا ہے جس کو کسی مثال ونظیر سے کہنے' بات کرنے میں لے آتے ہیں وہ دیکھی ہوئی کا ایک بیان ہوتا ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ كما ترون القمر ليلة البدر ولا تضامون فى رويته شيئاً التمثيل بالنسبته الى الراى (جیسا کہ دیکھتے ہو تم چودھویں رات کے چاند کو کہ اس کے دیکھنے میں کوئی چیز مانع نہیں یہ مثال دیکھنے والے کی نسبت سے ہے۔ دکھنے میں آنے دکھائی دینے والے کی نہیں) آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ رائت ربى ليلة المعراج فى احسن صورة (دیکھا

میں نے اپنے رب کو معراج کی رات میں اچھی صورت میں) فی صورۃ امرد شاب قططه (نوجوان سبزہ آغاز گھنگھرو والے بال کی صورت میں) ایک صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رائت ربی فی صورۃ امی (دیکھا میں نے اپنے پروردگار کو اپنی ماں کی صورت میں) قرآن میں بھی اس بیان کا پتہ اس طرح ملتا ہے کہ ید اللہ فوق ایدیھم (اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر) و جاء ربك والملك صفا صفا (آیا تیرا پروردگار اور فرشتے جوق در جوق) وجوہ یومئذ ناضرہ الی ربھا ناظرہ (اس دن چہرے تازہ ہوں گے اور اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔) حضرت امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رائت ربی فی المنام الف الف مرۃ (دیکھا میں نے اپنے پروردگار کو خواب میں ہزار مرتبہ ہزار مرتبہ) حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ الرویا الصالحۃ جز من النبوۃ (سچا خواب ایک حصہ ہے نبوت کے حصوں میں سے) رویاء (خواب میں دیکھنا) خدائے تعالیٰ کو خواب میں دیکھنا اہل سنت کے عقائد میں جائز ہے دیکھا جا سکتا ہے۔ خدا خواب میں دکھائی دیتا ہے۔ یہ ویسی بات نہیں کہ نیند میں خواب میں جو دیکھیں وہ اور ہو۔ جو کچھ بیداری ہوشیاری میں دیکھیں وہ کچھ اور ہو۔ دنیا میں کچھ اور ہو۔ آخرت میں کچھ اور ہو۔ تعالیٰ اللہ غن الحدوث والتغیرانہ سبحانہ لا یتغیر بذاتہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان (برتر ہے اللہ تعالیٰ پیدا ہونے سے۔ بدل جانے سے وہ پاک ہے۔ بدلتا نہیں اپنی ذات سے نہ اپنے ناموں سے بدل جانے سے دنیا و عقبیٰ کے) بعض کتابوں میں خواب کو بیداری پر ترجیح دی گئی ہے مگر وہی بات وہی بیان ہے جو ہم لکھ آئے ہیں وہی بہت اچھا بیان ہے۔ ہمارا کہا ہوا۔ استقامت۔ استحکام یافتہ (ہمیشگی استواری مضبوطی پایا ہوا) ہے۔

محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں۔ ما رائت شیئاً الا رایت اللہ فیه (نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز مگر دیکھا میں نے اللہ کو اس میں) نکرہ محل نفی میں عموم کا اقتضا کرتا ہے۔ (اسم نکرہ جب نہیں کے ساتھ لایا جاتا ہے تو اس سے عمومیت مراد ہوتی ہے) اہل صفا و جلا کے نزدیک خلا (کھلا پن) کا وجود ہی نہیں اس لئے اس سے ہمیشہ کی

دید کا اشارہ نہیں ہوسکتا۔ ایک بزرگ ما رائت شیئاً الا رایت اللہ قبلہ (نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز مگر دیکھا میں نے اللہ کو اس کے بعد) کہتے ہیں ہر ایک نے اپنا ایک حال کہا ہے ہر ایک کا مقصود ایک ہی ہے اور ایک ہی کا پانا ہے۔ میں نے اپنے خواجہ سے سنا ہے۔ میرے خواجہ فرماتے تھے کہ ایک رات مجھ کو اقبال خادمِ شیخ کے سامنے لے گئے اور خود باہر چل دیئے شیخ نے طاقیہ (ٹوپی) میرے سر پر رکھی۔ ہزار میخی خرقہ مجھ کو پہنایا اور فرمایا کہ جاؤ مشغول رہو بہت مشغول رہو۔ (اپنے کام میں لگے رہو۔ اچھی طرح سے اس میں ڈوب جاؤ) خواجہ کے سامنے سے دوگانہ ادا کرنے کے لئے اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ حجرہ دروازہ دیوار جہت سب شیخ ہی شیخ تھے۔ میں نہیں جانتا کہ میں کیسے باہر آیا اور عجیب تر یہ کہ جب دوسری دفعہ گیا اور نظر کیا تو سب کچھ اسی حال پر ویسا ہی تھا جو میں نے پہلے دیکھا تھا۔ اسی طرح تیسری دفعہ بھی ہوا۔ میں آ گیا اور بہت زیادہ مشغول ہوگیا۔ اس رات میں میں نے جو کچھ دیکھنے کا تھا وہ سب کچھ دیکھ لیا۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے قیربک کے گھر میں سماع سنا۔ گھر آنے کے بعد آپ کے ساتھ جو مرید تھے ان سے پوچھا کہ قیربک کے گھر ہم گئے۔ سماع سنے۔ لوگ ہمارے بارے میں کیا کہہ رہے تھے۔ محی الدین کاشانی نے عرض کیا کہ لوگ کچھ اچھی بات نہیں کہہ رہے تھے۔ شیخ نے فرمایا سبحان اللہ ہم پر قیربک کے گھر میں کیا ہوا اور لوگوں نے کیا کہا۔ مولانا مذکور نے عرض کیا کہ کیا محل رویت تھا۔ رویت ہوئی تھی۔ (دیدار ہوا تھا) اس کے جواب میں شیخ نے فرمایا کہ ہاں ہاں رویت نہ تھی تو پھر وہ کیا تھی۔

ابتدائے حال میں طالب کا مقصود اس کے سوا نہیں ہوتا اور اس صورت کے سوا اور کچھ دل میں نقش نہیں بناتی لیکن یاد رہے کہ یہ نگار خانہ رنگ آمیز (یہ آئینہ خوشنما بھول بھلیاں) ہے۔ عارف اس کو شرک کہتے ہیں اور یہ جو کہا کرتے ہیں دیکھنے والے کیا جانیں کہ وہ کیا تھا۔ وہی تھا یا اور کوئی چیز تھی۔ بردھا فی قلبی (اس کی ٹھنڈک میرے دل میں) کا فرمان اس وجدان (پانے) کو بخوبی ظاہر کر دیا۔ کھلا پتہ دے دیا

ہے کہ دیکھنے والا جانتا ہے کہ وہ کیا دیکھ رہا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ دیکھنے والے کی پہچان وعلامت یہ ہے کہ وہ بیان نہیں کر سکتا۔ اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہ وہ ایک چیز دیکھتا ہے جو ایسی ہوتی ہے کہ اس میں نہ رنگ ہے نہ کیفیت نہ جہت (سمت) نہ خلق نہ قدم (نہ جدید نہ قدیم) نہ تحت (نیچے) نہ فوق (اوپر) نہ طول (لمبائی) نہ عرض (چوڑائی) نہ عمق (گہرائی) نہ بسط (پھیلاؤ) نہ قبض (سمٹاؤ) نہ یمین (داہنا) نہ یسار (بائیاں) اس کو بیان کرے تو کیا کرے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر کچھ کہتا ہے تو کافر ہو جاتا ہے۔ بت پرست کہلایا جاتا ہے اور حکم شرع میں موجب ملامت (تھوتھڑلہ کا سبب) قرار پاتا ہے (ٹھہرایا جاتا ہے)

چند لڑکے ایک شخص کو پتھر مار رہے تھے۔ ذوالنون رحمتہ اللہ علیہ نے ان لڑکوں کو منع کیا۔ ان لڑکوں نے کہا کہ وہ بات جو یہ کہتا ہے اگر آپ سن پائیں تو ہم سے زیادہ زور وقوت سے اس کے پتھر مارو گے۔ پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے۔ لڑکوں نے جواب دیا کہ ہم ان الفاظ کو دہرا نہیں سکتے آپ ہی اس سے پوچھ لیں۔ ذوالنون علیہ الرحمتہ اس کے قریب گئے اور اس سے پوچھا کہ بات کیا ہے۔ تم نے ان لڑکوں سے کیا کہا۔ اس نے جواب دیا کہ ان آنکھوں سے خدا کو دیکھتا ہوں دیکھا کرتا ہوں۔ اے ذوالنون اگر نہ دیکھوں تو کیسے جیتا رہوں کیونکر جیوں۔ ذوالنون رحمتہ اللہ علیہ نے لڑکوں سے کہا کہ اس کو خوب پتھریں ٹکاؤ' ڈھیلے مارو۔ نوجوان کے جواب کے بعد ذوالنون رحمتہ اللہ علیہ کے یہ کہنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح انسانی' سالک پر تجلی کرتی ہے وہ ویسی ہی ہوتی ہے جس کی تعریف ہم کر چکے ہیں۔ یہ وہ تجلی ہے جس میں احیاء (جلانا۔ زندہ کرنا) اماتت (مار ڈالنا موت دینا) ہے ساری مخلوق کا سجدہ لینا بھی اس کو میسر حاصل ہو جاتا ہے۔ سالک کے لئے دونوں میں (پروردگار تعالیٰ اور روح میں) فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک اور صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ تخیل نفسانی (نفس کا خیال) تصور شیطانی (شیطان کا صورت بنایا ہوا) ہو حقیقت وہی ہے جو مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وجدت بردھا فی قلبی (میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں پائی) مصرعہ۔

دل داند و من دانم۔ من دانم و دل داند۔ (دل جانتا ہے۔ میں جانتا ہوں اور دل جانتا ہے) شکر کے چکھنے والا کسی عبارت (الفاظ) میں بھی شکر کی مٹھاس کا مزہ بیان نہیں کر سکتا۔ یہ مزہ وہی جانتا ہے جس نے چکھا جس نے دیکھا' جانا جس نے چکھا وہ پہچانا۔ موسیٰ علیہ السلام نے درخت اور آگ دیکھی۔ اِنِیّ اَنَا اللّٰہ (میں ہی ہوں اللہ) کی آواز سنی۔ تجلی کی حقیقت اور علامت اور ایک چیز کو جو نو پیدا' مادہ و مثال کے بغیر تھی جب معائنہ و مشاہدہ کر لیا تھا تو پھر ارنی انظر الیك (دکھلا مجھ کو تا کہ میں تجھ کو دیکھوں) کس بناء پر کس لئے کہا۔ لن ترانی (مجھ کو نہیں دیکھ سکتا) کا جواب کیوں ملا۔ جاننے پہچاننے والے۔ دیدار کے راز اور دید کے واقف کو دیکھی ہوئی آنکھوں کو دکھاوا نہیں ہو سکتا کی تنبیہہ کیوں کی گئی۔ مجھ کو دیکھ نہیں سکتا کی جھڑکی کیوں دی گئی اس کو بھی سن لو۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام نے یہ چاہا کہ تمثل کے پردہ (مثل و مانند کی روک) کو درمیان سے (بیچ میں سے) اٹھا دیا جائے تا کہ وہ عین بعین (آنکھوں سے آنکھیں ملا کر) نظارہ کر لیں۔ (دیکھ لیں۔ چار آنکھ ہو جائیں) تو انہیں یہ جواب دیا گیا کہ تمہاری دیدہ وری (تیز نظری) ہماری عین کو دیکھ نہیں سکتی۔ ہماری وجہہ کی پاکی ہی ہماری وجہہ (چہرہ) کو سب کی نظروں سے چھپائے ہوئے ہے۔ ہاں یہ کہ انظر الی الجبل (دیکھ پہاڑ کی طرف) ہم اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ درخت آگ کو مثال بنا کر اس کے پردے میں (پیچھے سے) عکس جمال قدسی کو ظاہر کیا گیا۔ عکس کا عکسی مشاہدہ میں آیا۔ اب بھی اگر اس درخت کے پردہ سے (پیچھے سے) اس کو اپنے آپ میں گم لے لیا جائے تو میسر ہونا ممکن ہے (ہاتھ آنے کا امکان ہے) مثال وہی تھی لیکن اس دفعہ آگ آگ نہ تھی۔ درخت درخت نہ تھا۔ وہ کچھ اور ہی تھا موسیٰ علیہ السلام سے کہا گیا کہ تم اس کی تاب نہیں رکھتے تم رہو گے نہ پہاڑ رہے گا۔ پھر کون دیکھے گا کس کو دیکھے گا۔ کس کھڑکی یا دریچہ سے وہ رونما ہو گا۔ (منہ دکھلائے گا) بشریت کا جو پہاڑ ہے اس میں ایسا کوئی محل و موقعہ نہیں ہاں یہ ہو سکتا ہے یہ ممکن ہے اس پر عکس کے عکس کی تجلی ہو سکتی ہے۔ اس پر یہ روشن و ظاہر ہو سکتا ہے۔ کوہ ستوہ ہستی (ہستی سے دبا ہوا پہاڑ) غم و رنج کا